بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

دفاع محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

سیدی محدث اعظم پاکستان پر الزام
اور
اس کا جواب

تصنیف
حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (رجسٹرڈ)
سیکنڈ فلور، پی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔
فون: 2602292

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علٰی نبیہ ورسولہ الذی ارسلہ اللّٰہ رحمۃ للعالمین وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

ایک جگہ یہ بات چل پڑی کہ وہ ہستی جس کو لوگ محدث اعظم پاکستان کے نام سے یاد کرتے ہیں بڑی برگزیدہ ہستی تھی۔ انہوں نے عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کیا۔ عامۃ المسلمین کو یاد دلایا کہ اللہ تعالٰی کے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار الٰہی میں کیا مقام ہے۔

وہاں پر ایک لکھا پڑھا آدمی جو کہ عالم دین نظر آرہا تھا وہ بولا کس مولوی سردار احمد کی بات کرتے ہو جس نے مسلمانوں کو پھاڑ کر رکھ دیا جس نے امت کا شیرازہ بکھیر دیا بھائی کو بھائی سے لڑا دیا۔ جس نے مسلمانوں کا جنازہ پڑھنے سے روکا، علماء دین کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دیا، خاندانوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔

اس تبصرے پر چند باتیں بطور خیر خواہی پیش خدمت ہیں ان کو بنظر انصاف پڑھیں پھر فیصلہ دیں۔ کیا مولوی سردار احمد اس میدان میں تنہا ہی ہیں یا کہ ان کی پشت پر کوئی اور بھی ہستی ہے:

اس کے متعلق میں چند عنوان قائم کر کے ہر عنوان پر دلائل پیش کرنے کی کوشش کروں گا توفیق دینے والا وہی قادر و قیوم ہے جس کے دست قدرت میں سب کچھ ہے:

عنوان نمبر ۱

بے ادب اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول، سلام کلام

عنوان نمبر ۲

بے ادب اور بدعقیدہ لوگوں کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور ان کا جنازہ پڑھنا۔

عنوان نمبر ۳

بے ادب اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ بیاہ شادی کرنا ان کے نکاح میں اپنی بیٹیاں دینا۔

عنوان نمبر ۴

بدعقیدہ اور بے ادب لوگوں کو مساجد کی کمیٹیوں میں شامل کرنا اور عہدے دینا۔

پہلا عنوان

(حدیث پاک ۱)

سیدنا ابوہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذیشان بیان کیا کہ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے یکون

فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

(صحیح مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۲۸)

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہونگے جو کہ بڑے مکار اور کذاب ہونگے وہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو کہ نہ تم نے سنی ہونگی اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنی ہونگی لہذا

اے میری امت ان سے بچے رہو تم ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو خبردار کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس کے ماتحت شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ جو کہ رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ منورہ سے حدیث پاک کا پرچار کرنے ہندوستان تشریف لائے تھے انہوں نے فرمایا: یعنی جماعت باشند کے خود را بمکر و تلبیس در صورت علماء و مشائخ وصلحا از اہل نصیحت وصلاح نمایند تا دروغہائے خود را ترویج دہند مردم را بمذہب باطلہ وارادہ فاسدہ خوانند (اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۳۳)

یعنی جن لوگوں کے متعلق رحمت کائنات حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہونگے جھوٹے دغاباز ان سے بچو بچو کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں فرمایا وہ ایک آدمی نہ ہوگا بلکہ وہ پوری جماعت ہوگی وہ اپنے کو علماء اور نیک سرشت ظاہر کریں گے وہ مشائخ اور پیر بن بن کر مکر اور دھوکہ بازی کر کے

لوگوں کو بلا بلا کے (آؤ آؤ دین کی باتیں سنو) گمراہ کریں گے تاکہ وہ اپنے عقائد کو پھیلا کر لوگوں کو بدمذہب بنا سکیں۔

میرے عزیز غور کر اور سوچ کہ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگانے والے کس پر الزام لگا رہے ہیں یہ تو سید المرسلین شفیع المذنبین ﷺ پر الزام لگا رہے ہیں العیاذ باللہ۔

(حدیث پاک ۲)

رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے سیدنا ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لا تجالس قدریا ولا مرجیا ولا خارجیا انهم یکفون الدین کما یکفاء الاناء ویغلون کما غلت الیهود والنصاریٰ (فتاویٰ الحرمین)

یعنی اے ابو امامہ تو کسی قدری، کسی مرجی، کسی خارجی کے پاس مت بیٹھ (یہ تینوں اسلام کا دعویٰ کرنے والے کلمہ پڑھنے والے گمراہ فرقوں کے نام ہیں) اور فرمایا یہ مسلمان کہلانے والے گمراہ لوگ یہ دین کو یوں الٹ دیتے ہیں جیسے کہ برتن کو الٹ دیا جاتا ہے اور یہ بدمذہب لوگ دین میں ایسا غلو کرتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ نے

اپنے دین میں غلو کیا ہے۔

(تنبیہ)

یہودیوں نے جو دین میں غلو کیا اس کی ایک مثال جیسے قرآن مجید میں ہے: وقالت الیھود ید اللّٰہ مغلولۃ غلت ایدیھم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشآء۔ (قرآن مجید سورۃ مائدہ)

یعنی یہودی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے لیکن وہ کسی کو دیتا کچھ نہیں ان یہودیوں کے ہاتھ بند ہو جائیں اور ان پر ایسا کہنے کی بنا پر لعنت ہو بلکہ اللہ تعالےٰ کے دونوں دست کرم کھلے ہیں وہ جس کو چاہے جتنا چاہے عطا کرے۔

یوں ہی ان نام نہاد مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے مگر وہ کسی کو دیتا کچھ نہیں نہ وہ کسی کو غوث بنا سکتا ہے نہ داتا گنج بخش بنا سکتا ہے نہ کسی کو گنج شکر بنا سکتا ہے نہ کسی کو غریب نواز بنا سکتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسا دین میں غلو کرنے والوں سے بچائے رکھے۔

(تنبیہ۲)

اس بناء پر سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ عنہ ایسا غلو کرنے والوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے چنانچہ بخاری شریف میں ہے: وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین (صحیح بخاری)

یعنی سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے اور یہ اس لئے کہ یہ لوگ ان قرآنی آیات کو جو کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان آیات کو وہ ایمان والوں (نبیوں ولیوں) پر چسپاں کرتے ہیں۔

یعنی جیسے کافروں بت پرستوں کے معبود بت نکمے ناکارے کچھ نہیں کر سکتے یوں ہی ولی نبی کچھ نہیں کر سکتے۔

(حدیث پاک ۳)

رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا: ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی

علی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار الا ملة

واحدة قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ

واصحابی (جامع ترمذی)

اور امام احمد وابوداود کی روایت میں ہے ثنتان وسبعون

فی النار وواحدة فی الجنة وھی الجماعة

(مشکوٰۃ شریف)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے بہتر ۷۲ فرقے ہوگئے تھے اور میری امت کے تہتر ۷۳ فرقے ہو جائیں گے جن میں سے بہتر فرقے دوزخ جائیں گے اور ایک فرقہ جنت جائیگا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ وہ جنت جانے والا فرقہ کون ہوگا تو سید العالمین ﷺ نے فرمایا جو فرقہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا دوسری روایت میں ہے فرمایا اس جنت جانے والے فرقہ کا نام جماعت ہوگا۔

اور یہ حدیث پاک بچی کھری اور صحیح ہے چنانچہ محدث ناصر الدین البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة میں لکھا

صحیح یعنی یہ حدیث پاک صحیح ہے دوسری جگہ لکھا سندہ قوی یعنی اس حدیث پاک کی سند قوی ہے اور سنن ابوداؤد کی تخریج میں لکھا سندہ حسن یعنی اس حدیث پاک کی سند بہت اچھی ہے اور احمد غامدی نے لکھا سندہ حسن ورواتہ ثقات یعنی اس حدیث پاک کی سند بہت اچھی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں مضبوط ہیں والحمدللہ رب العلمین۔

(تنبیہ)

آج کے آزاد طبع مسلمان فوراً کہہ دیتے ہیں جی سارے ہی ٹھیک ہیں سارے قرآن وحدیث ہی پڑھتے ہیں گویا کہ ایسے لوگ (معاذ اللہ) اپنے کاروبار چلانے کیلئے لوگوں سے ووٹ لینے کیلئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط کہہ رہے ہیں اللہ تعالے ایسے ایمان کو تباہ کرنے والے حضرات سے بچائے۔ (آمین)

نیز سید دوعالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ جنت والا وہ گروہ ہوگا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر پریشانی ہر دکھ ہر مصیبت میں انہیں کے دربار پر حاضر

ہوتے جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے پڑھ کر دیکھو البرہان اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا کرے۔ (آمین)

(حدیث پاک ۴)

قال رسول اللہ ﷺ ان مجوس ھذہ الامۃ المکذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوا ھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم (ابن ماجہ)

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ اللہ تعالے کی تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں وہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ لہذا اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی بیمار پرسی مت کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے ہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے ساتھ ان کی ملاقات ہو جائے تو تم ان کو سلام مت کہو۔

کیوں مسلمان بھائی سوچ کر بتا کہ کون سچا ہے؟

(حدیث پاک ۵)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل الاعمال الحب فی اللہ

والبغض فی اللہ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی ساری نیکیوں سے افضل واعلیٰ نیکی یہ ہے کہ اگر کسی کے ساتھ محبت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو اور اگر کسی کے ساتھ عداوت و دشمنی ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو اللہ تعالیٰ ہمیں مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(حدیث پاک ۶)

یقول اللہ تبارک وتعالیٰ وعزتی لا ینال رحمتی من لم یوال اولیائی ویواد اعدائی

(تفسیر روح المعانی)

یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔

(حدیث پاک ۷)

حبیب خدا سید انبیاء ﷺ دربار الٰہی میں یوں دعاء مانگتے ہیں

اللھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا

هذا الدعاء وعليك الاجابة (جامع ترمذی

یااللہ ہمیں ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ بنا ہمیں

رنے والے نہ بنا یااللہ ہمیں اپنے محبوبوں

) کے ساتھ دوستی کرنے والے اور اپنے دشمنوں

ھنے والے بنا یااللہ ہم تیرے دوستوں کے ساتھ دو

ے مخالفوں کے ساتھ دشمنی رکھیں یااللہ ہماری یہ دعاء

ل فرما۔

ن دین اولیاء کاملین کے ارشادات میں

(۱)

سیدنا سہل تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظہر لہ من نفسہ العداوۃ والبغضاء۔ (تفسیر روح المعانی)

یعنی جس نے اپنا ایمان صحیح کرلیا اور اپنی توحید کو خالص کرلیا وہ مومن بندہ کسی بدمذہب کے ساتھ انس ومحبت نہ کرے گا اور نہ ایسے کے پاس بیٹھے گا اور نہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھائے گا نہ پئے گا نہ ہی اس کے ساتھ چلے گا بلکہ وہ مومن بدمذہب کے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا۔

(۲)

نیز سیدنا سہل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من ضحک الی مبتدع نزع اللّٰہ تعالٰی نور الایمان من قلبہ ومن لم یصدق فلیجرب (تفسیر روح المعانی)

یعنی جو شخص کسی بدمذہب کو دیکھ کر مسکرایا اللہ تعالٰے اس کے دل سے ایمان کا نور نکال دیگا اور جس مومن کو اس پر اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کرکے دیکھ لے۔

(۳)

سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو کہ رئیس المحد ثین کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں ان کے وصال کے بعد کسی کو خواب میں ملے تو اس خواب دیکھنے والے نے عرض کیا ما فعل اللّٰہ بك حضور آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا تو فرمایا عاتبنی وواقفنی ثلاث سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الی مبتدع فقال انك لم تعاد عدوی فی الدین

(تفسیر روح المعانی)

یعنی اللہ تعالے نے مجھ پر عتاب کیا (سرزنش) کی اور مجھے تین سال کھڑے رہنے کا حکم دیا اور یہ عتاب اس لئے ہوا کہ میں نے ایک دن کسی بدمذہب کی طرف شفقت کی نظر سے دیکھا تھا تو اللہ تعالی نے فرمایا اے عبداللہ تو نے میرے دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں ظاہر نہ کی۔

(۴)

حضرت سلام بن مطیع فرماتے ہیں: ان رجلا من اهل

الاهوآء قال لایوب یا ابابکر اسئلك عن کلمة

قال فولی وھو یشیر باصبعه ولا نصف کلمة

اشارلنا سعید بنصرہ الیمنی (فتاوی الحرمین)

یعنی ایک بدعقیدہ شخص نے حضرت ایوب سے عرض کیا حضور میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تو آپ پشت پھیر کر چل دیئے اور انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میں آدھی بات بھی نہیں سنوں گا۔

(۵)

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کا جواب ہی نہ دیا عرض کرنے پر فرمایا از ایشاں یعنی یہ بدعقیدہ لوگوں میں سے ہے (فتاوی الحرمین)

(۶)

اسماء بن عبید نے فرمایا کہ سیدنا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بہت بڑے محدث اور امام المعبرین تھے ان کی خدمت میں دو بدعقیدہ مولوی صاحبان حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور ہم کچھ احادیث مبارکہ

بیان کرلیں آپ نے فرمایا اجازت نہیں ہے پھر انہوں نے عرض کیا حضور ہم قرآن پاک سے کوئی آیت بیان کرلیں فرمایا اجازت نہیں ہے نیز فرمایا تم اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں یہ جواب سن کر وہ دونوں علماء اٹھ کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد احباب نے عرض کیا یا ابا بکر ما کان علیک انہ یقرأ علیک ایۃ من کتاب اللہ قال انی خشیت ان یقرا علی آیۃ فیحرفونھا فیقر ذالک علی قلبی (فتاوی الحرمین)

یعنی حضور اگر وہ دونوں علماء قرآن پاک کی کوئی آیت مبارکہ بیان کر دیتے تو کیا حرج تھا یہ سن کر سیدنا ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اگر بیان کرتے اور اس میں ہیر پھیر لگا دیتے اور وہ میرے دل میں بیٹھ جاتی تو گمراہ ہو جاتا۔

(تنبیہ)

یہ واقعہ بیان کر کے بعض بزرگوں نے فرمایا اے مسلمان ہوش کر حضرت سیدنا محمد بن سیرین ولیوں کے ولی امام المعبرین وہ تو اتنی احتیاط کریں کہ کسی بدعقیدہ سے قرآن پاک کی ایک آیت بھی سننا

گوارہ نہ کریں لیکن آج کل کا ان پڑھ مسلمان جی ہر کسی کی سننا چاہیے
اے میرے مسلمان بھائی بچو بچو کہیں تم بھی سن کر بے ادب نہ ہو جاؤ۔

(۷)

مفسر قرآن علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السیء (تفسیر روح المعانی جلد ۴)

یعنی انسان کا برا ساتھی اس کو دوزخ کی طرف کھینچتا ہے اور اسے ہلاکت کے گھڑے میں پھینکتا ہے لہذا سنی مومن پر لازم ہے کہ وہ کفار و منافقین اور بدمذہبوں کی صحبت سے بچا رہے تاکہ اس کی طبیعت میں بھی ان کے عقائد سرایت نہ کر جائیں اور ان کے غلط اعمال کی طرف مائل نہ ہو جائے۔

یہ ہیں وہ ارشادات مبارکہ جن پر عمل کر کے حضرت مولانا

سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان نے اللہ تعالیٰ ایسے نفوس قدسیہ کو اعلیٰ مقام عطا کرے۔ (آمین)

دوسرا عنوان

بے ادب اور بدعقیدہ لوگوں کی اقتدا میں نمازیں پڑھنا اور ان کا جنازہ پڑھنا۔

(حدیث پاک)

عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی ﷺ قال ان رجلا امر قوما فبصق فی القبلة ورسول الله ﷺ ينظر فقال رسول الله ﷺ لقومه حين فرغ لا يصلی لكم فاراد بعد ذالك ان يصلی لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله ﷺ فذكر ذالك لرسول الله ﷺ فقال نعم وحسبت انه قال انك قد آذيت الله ورسوله (ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۷۱)

سیدنا سائب بن خلاد صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ایک امام نے نمازیوں کو نماز پڑھائی (امامت کی) اور اس امام نے قبلہ کی طرف تھوک دیا حالانکہ حبیب خدا سید انبیاء ﷺ دیکھ رہے تھے اور وہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے نمازیوں کو فرمایا آئندہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے پھر جب دوسری نماز کے وقت وہ امام صاحب مصلی امامت پر کھڑے ہوئے تو نمازیوں نے اس کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا (اس امام کے وجہ پوچھنے پر) نمازیوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے یہ سن کر وہ امام صاحب دربار رسالت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نمازیوں کو منع کیا ہے تو سید العالمین ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے ان کو منع کیا ہے راوی فرماتے ہیں غالباً حبیب خدا سید انبیاء ﷺ نے فرمایا کہ تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ تعالے اور اس کے رسول کو دکھ دیا ہے۔

(نوٹ) یہ حدیث پاک بھی صحیح ہے ترغیب وترہیب میں ہے

رواہ ابو داؤد وابن حبان فی صحیحہ اور محدث

ناصر الدین البانی نے لکھا ہے حدیث حسن یعنی یہ حدیث پاک حسن ہے بہت اچھی ہے اور ترغیب و ترہیب کے حواشی میں ہے صحیح رواہ البزاز فی کشف الاستار نیز اسی حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس امام کو نماز پڑھانے سے اس لئے منع کیا کہ اس میں ادب کی کمی تھی رای منہ قلۃ الادب یعنی رسول اکرم ﷺ نے اس امام میں ادب کی کمی دیکھی اس لئے منع فرمایا اور مراۃ المناجیح میں اسی حدیث پاک کے تحت فرمایا جب کہ کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں تو رسول اللہ ﷺ کا بے ادب اور آپ کی شان میں توہین کرنے والا امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا کرے جو برملا کہہ دیتے ہیں جی سب کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے سارے قرآن و حدیث ہی پڑھتے ہیں۔ ایسے بے لگام مسلمان سوچیں کہ وہ امام جس کی اقتداء میں رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا کیا

وہ قرآن و حدیث نہیں پڑھتا تھا اللہ تعالیٰ ہی ایسی بے باکی سے بچائے آمین۔

مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی آخرت کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمت کائنات پر الزام لگا کر دوزخ نہ خریدیں۔

بے ادبوں کا جنازہ پڑھنا

شفا قاضی عیاض میں ہے: اتی النبی ﷺ بجنازۃ رجل فلم یصل علیہ وقال کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ

(جامع ترمذی، شفا شریف جلد ۳ صفحہ ۴۳)

یعنی ایک جنازہ حاضر ہوا اور رسول اکرم ﷺ سے جنازہ پڑھنے کیلئے عرض کی گئی تو سید العالمین ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھنے سے انکار فرما دیا اور فرمایا یہ شخص میرے عثمان کے متعلق دل میں بغض رکھتا تھا یہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہو چکا ہے اس لئے میں اس کا جنازہ نہیں

پڑھوں گا۔

مسلمان غور کر کہ جو سیدنا عثمان ذوالنورین کے متعلق دل میں بغض رکھے اس کا جنازہ پڑھنے سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکار فرمادیں تو جو حبیب خدا سید انبیاء شافع محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دل میں بغض رکھے اس کے متعلق تیرا کیا فتویٰ ہے نیز اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں واضح طور پر حکم فرمایا

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون۔ (سورۃ توبہ)

اے پیارے حبیب یہ کلمہ گو، یہ نمازی، حاجی، غازی منافق ان میں سے اگر کوئی مرجائے تو آپ ان کا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبروں پر جائیں کیونکہ ان منافقوں نے اللہ رسول کو صحیح طور پر مانا ہی نہیں بلکہ کفر کیا ہے اور یہ نافرمان ہی مرگئے۔

الحمد للہ رب العالمین حق واضح ہوگیا اور یہ پروپیگنڈہ خاک میں مل گیا کہ سب مسلمانوں کا جنازہ پڑھ لینا چاہئے۔

نیز ثابت ہوا کہ وہی نظریہ حق اور سچ ہے جو کہ سیدی محدث اعظم پاکستان نے پیش کیا ہے اللہ تعالٰی ان کی قبر مبارک پر لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

(۲)

سیدنا سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ذیشان ہے

من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط الله حتی یرجع (بائیکاٹ کی شرعی حیثیت)

یعنی جو شخص کسی بدمذہب کے جنازے کے ساتھ گیا وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالٰی کی ناراضگی میں رہے گا۔

اللہ تعالٰی ہمیں اپنی ناراضگی سے بچائے۔ آمین۔

تیسرا عنوان

بے ادب اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ بیاہ شادی کرنا ان کے نکاح میں اپنی بیٹیاں دینا۔

(۱)

تفسیر روح البیان میں ہے: قال بعض الفقهاء لا یزوج بنته معتزلیا فان اختلاف الاعتقاد بین السنی والبدعی کاختلاف الدین وشان التقوی الاحتراز عن صحبة غیر المجانس ومصاهرته

(تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۴۵)

یعنی بعض فقہاء کرام کا ارشاد مبارک ہے کہ اہل سنت وجماعت اپنی بیٹی کسی معتزلی کے نکاح میں نہ دے کیونکہ سُنّی اور بدمذہب کے درمیان اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ دین میں اختلاف ہے اور تقویٰ کی شان یہ ہے کہ غیر جنس سے بچیں اور ان کے ساتھ رشتہ داری نہ کریں۔

(۲)

نیز تفسیر روح البیان میں ہے: سئل الرستغنی عن المناکحة بین اهل السنة وبین الاعتزال فقال لا

یجوز۔ (روح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۲۳)

امام رستغنی سے سوال ہوا کہ سنیوں اور معتزلوں کے درمیان رشتہ داریاں کرنا (رشتے لینا دینا) کیا حکم ہے تو فرمایا یہ جائز نہیں ہے۔

(۳)

نیز تفسیر روح البیان میں ہے: وقس علیہ سائر الفرق الضالة التی لم تکن اعتقادهم کاعتقاد اهل السنة ولزم بذالك الاعتقاد اکفار او تضلیل۔ (روح البیان جلد ۹ صفحہ ۴۸۳)

یعنی یہ حکم صرف معتزلیوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سارے گمراہ فرقوں کیلئے یہی حکم ہے جن پر کفر یا گمراہی کا فتوی ہے۔

(۴)

نیز تفسیر روح البیان میں ہے: ولو کان مبتدعا والمرأة سنية لم يكن كفوالها كما فى النتف۔

(تفسیر روح البیان جلد ۹ صفحہ ۴۸۳)

اگر مرد بدعقیدہ ہوا اور عورت سنی ہو تو ایسا مرد اس عورت کا کفو نہیں ہے لہذا اس کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہو سکتی۔

(تنبیہ)

اس زمانہ میں بہت سارے مسلمان کھاتا پیتا گھرانہ تلاش کرتے ہیں خواہ بدمذہب ہی ہو اور یہ نہیں سوچتے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اے میرے مسلمان بھائی غور کر کہ بے ادب اور بدعقیدہ کا ٹھکانا تو دوزخ ہے کیونکہ جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا وہ جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا وہ ہمیشہ دوزخ میں جلے گا (الامان الحفیظ) اور ظاہر ہے عورت بھی خاوند کے پیچھے ہو جاتی ہے اسی کے نظریئے کو اپنا لیتی ہے تو وہ بھی قیامت کے دن خاوند کے ساتھ ہوگی۔ تو اے مسلمان ہوش کر تو نے اپنی بیٹی کے لئے کھاتا پیتا گھرانہ تو دیکھ لیا مگر یہ نہ دیکھا کہ تو اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں دوزخ میں پھینک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا کرے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

چوتھا عنوان

بدعقیدہ اور بے ادب لوگوں کو مساجد کی کمیٹیوں میں شامل کرنا

(۱)

ایسے بے ادب اور بدعقیدہ لوگوں کو تو رسول اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا بلکہ مسجد شریف میں آئے ہوئے بدعقیدہ لوگوں کو مسجد شریف سے نکال دیا۔

چنانچہ جب اللہ رب العلمین جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں یہ حکم نازل فرمایا: یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم (قرآن مجید سورۃ توبہ)

اے پیارے نبی آپ کافروں منافقوں کے ساتھ جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔

تو رسول اکرم رحمت دو عالم ﷺ نے جمعہ کے دن مسجد نبوی شریف سے بدمذہبوں منافقوں کا نام لے لے کر مسجد سے نکالا چنانچہ تفسیر روح المعانی، تفسیر مظہری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر خازن،

تفسیر روح البیان، تفسیر بغوی وغیرہ میں ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قام رسول اللہ ﷺ یوم الجمعة خطیبا فقال قم یا فلان فاخرج فانك منافق اخرج یا فلان فانك منافق فاخرجهم باسمائهم ففضحهم ولم یك عمر بن الخطاب شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له فلقیهم وهم یخرجون من المسجد فاختباء منهم استحیاء انه لم یشهد الجمعة وظن ان الناس قد انصرفوا واختباؤا منه وظنوا انه قد علم بامرهم فدخل المسجد فاذا الناس لم ینصرفوا فقال له رجل ابشر یا عمر فقد فضح الله تعالٰی المنافقین الیوم۔

(تفسیر بغوی علی الخازن جلد۳ صفحہ۱۱۵)(تفسیر روح المعانی جلد۱۱ صفحہ۱۱)(تفسیر مظہری جلد۴ صفحہ۲۸۹)(تفسیر ابن کثیر جلد۲ صفحہ۳۸۴)(تفسیر خازن جلد۳ صفحہ۱۱۵)(تفسیر روح البیان جلد۳ صفحہ۴۹۳)

یعنی رسول اکرم رحمت دو عالم ﷺ جمعہ کے دن جب خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہذا میری مسجد سے نکل جا اے فلاں تو بھی منافق ہے نکل جا مسجد سے چنانچہ بہت سارے منافقوں کے نام لے لے کر مسجد شریف سے نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔

اتفاق سے اس جمعہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی وجہ سے دیر سے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد سے نکل کر جا رہے تھے ان کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید جمعہ ہو گیا ہے اور وہ شرم کے مارے چھپ رہے تھے اور منافق لوگ اپنی رسوائی کی وجہ سے حضرت عمر سے چھپ رہے تھے۔

پھر جب حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابھی جمعہ نہیں ہوا۔ اچانک ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر خوشخبری ہو کہ آج اللہ تعالے نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔

(۲)

سیرت ابن ہشام میں عنوان ہی یوں قائم کیا گیا ہے:

طرد المنافقين من مسجد رسول الله ﷺ یعنی منافقوں کو مسجد نبوی سے دھتکار دینا۔

اور پھر یہ بیان فرمایا: فامرھم رسول اللہ ﷺ

فاخرجوا من المسجد اخراجا عنیفا۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۵۲۸)

یعنی منافقوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا تو ان کو سختی کے ساتھ مسجد سے نکال دیا گیا۔

(۳)

جب رسول اکرم ﷺ نے منافقوں کو مسجد شریف سے نکل جانے کا حکم دیا تو سیدنا ابوایوب اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ (سیرت ابن ہشام)

(۴)

حضرت ابوایوب صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے رافع بن ودیعہ

منافق کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر زور سے کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا پھر اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ وہ صحابی فرماتے جاتے اف لك منافقا خبیثا ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے (سیرت ابن ہشام)

(۵)

زید بن عمرو منافق کی لمبی داڑھی تھی تو سیدنا عمارہ بن حزم صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد شریف سے باہر نکال کر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا وہ گر گیا پھر وہ منافق بولا اے عمارہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمارہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تجھے دفع کرے تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عذاب تیار کیا ہوا ہے وہ اس سے بھی بہت سخت ہے۔ اے منافق آئندہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا۔ (سیرت ابن ہشام)

(۶)

ایک نوجوان منافق قیس بن عمرو تھا اس کو حضرت ابو محمد نجاری بدری رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور اس کی گدی پر مارنا شروع کر دیا حتی کہ اسے مسجد نبوی شریف باہر نکال دیا۔ (سیرت ابن ہشام)

(۷)

سیدنا عبداللہ بن حارث صحابی رضی اللہ عنہ نے جب یہ فرمان عالی شان سنا کہ اے منافقو مسجد سے نکل جاؤ تو آپ نے حارث بن عمر کو پکڑا اس کے سر پر بالوں کا گھپا تھا اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیا حتی کہ اسے مسجد شریف سے باہر پھینک دیا تو وہ منافق کہہ رہا تھا اے عبداللہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو صحابی نے فرمایا اے منافق تو اسی لائق ہے۔ اے اللہ کے دشمن آئندہ مسجد شریف کے قریب نہیں آنا کیونکہ تو پلید ہے۔ (سیرت ابن ہشام)

(۸)

سیدنا عمرو بن عوف اور ان کا بھائی زوی بن حارث جو کہ

منافق تھا یہ دونوں مسجد میں بیٹھے تھے تو جب فرمان جاری ہوا کہ اے منافقو مسجد سے نکل جاؤ تو حضرت عمرو بن عوف نے بھائی سے فرمایا اے منافق تجھ پر افسوس ہے تجھ پر شیطان کا غلبہ ہے۔ پھر اسے گھسیٹ کر سختی کے ساتھ مسجد شریف سے باہر نکال دیا۔ (سیرت ابن ہشام)

یہ تھا نبی اکرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام ہدایت کے ستاروں کا کردار مگر آج کل کا پیدائشی مفتی مسلمان یہی رٹ لگائے جا رہا ہے کہ رسول اللہ نے کسی سے نفرت کا حکم نہیں دیا گویا آج کا انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگا رہا ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(سوال)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت بن کر آئے ہیں وہ تو سب جہانوں کیلئے رحمت ہیں اور یہ سختی جو اوپر بیان ہوئی یہ رحمت کے خلاف ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(جواب)

(۱)

اس کا جواب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس پاک ہستی کی طرف سے پیش کرتا ہوں جنہوں نے پورے ہندوستان کو گمراہ ہونے سے بچالیا جس ذات والا صفات کیلئے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہٗ نے پانچ سو سال پہلے ہی اپنا جبہ مبارکہ نسبت قادریہ سے لبریز کر کے بھیجا تھا جن کی آمد سے پہلے ہی ولیوں غوثوں قطبوں نے بشارتیں دی تھیں یعنی امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا حبیب جن کے خلق عظیم کی قرآن مجید گواہی دے رہا ہے وانک لعلی خلق عظیم ان کو رب تعالیٰ حکم دے رہا ہے واغلظ علیھم اے حبیب ان کافروں منافقوں پر سختی کریں معلوم شد کہ غلظت باایشاں داخل خلق عظیم است (مکتوبات مجددیہ)

یعنی اس ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ کافروں منافقوں کے

ساتھ سختی کرنا یہ بھی خلق عظیم کا حصہ ہے۔

(۲)

عارف باللہ مفسر قرآن علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر روح البیان میں فرمایا: ان الغلظۃ علی اعداء اللہ تعالٰی من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مامورا بالغلظۃ علیھم فما ظنك بغیرہ فھی لا تنافی الرحمۃ علی الاحباب

(تفسیر روح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۹۷)

یعنی اللہ تعالٰی کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے کیونکہ جو ہستی سارے مہربانوں سے مہربان ہے (حبیب خدا ﷺ) جب ان کو حکم ہے کہ وہ اعداء دین پر سختی کریں تو ما و شما کس گنتی میں ہے لہذا یہ اعداء دین پر سختی رحمت کے منافی نہیں ہے۔

(حکایت)

غالباً شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک ظالم حکمران کی ملاقات کسی اللہ والے کے ساتھ ہوئی تو اس حکمران نے درخواست کی کہ آپ میرے لیئے دعاء کریں انہوں نے دعاء کی یا اللہ اس کو جلدی موت دے یہ سن کروہ ظالم حکمران بہت پریشان ہوا اور بولا جناب یہ کیوں دعا کی تو فرمایا تو جتنی جلدی دنیا سے جائے گا تیرے ظلم وستم تیری بداعمالیاں کم ہونگی۔

لہذا یہ ان منافقوں پر سختی ان کیلیئے باعث رحمت تھی نامعلوم کتنے توبہ کر کے دوزخ سے بچ گئے ہونگے۔

(سوال)

یہ بات تو پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی کہ رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق منافقوں کو مسجد نبوی سے نکال دیا کیونکہ بڑے بڑے فحول علماء ومفسرین نے اس کو ثابت کیا ہے۔ مثلاً بیہقی وقت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی، علامہ سید محمود آلوسی بغدادی

صاحب تفسیر روح المعانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ ابن کثیر وغیرہم۔ اس بات کا انکار ممکن ہی نہیں لیکن ایک بات کی وضاحت کریں کہ عموماً پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس زمانہ میں منافق لوگ تھے اب نہیں ہیں۔

(جواب)

کیا قرآن پاک کی کسی آیت مبارکہ میں یا رسول اکرم ﷺ کی کسی حدیث پاک میں ہے کہ منافق فلاں زمانہ تک ہی ہونگے؟ ہرگز ہرگز کسی آیت و حدیث میں نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے منافقت کا قرآن پاک میں ایک معیار ایک کسوٹی دے دی ہے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا یعنی منافق وہ ہیں جن کے دلوں میں بغض مصطفے ﷺ کی بیماری ہے۔ لہذا اسی بیماری سے منافق پہچانے جاسکتے ہیں کہ جس دل میں حبیب خدا رحمت کائنات ﷺ کا بغض ہوگا وہ منافق ہے۔ پھر یہ کہ ان کا کردار ہی ان کی پہچان کا معیار ہے۔

قرآن مجید نے ان کا کردار واضح کردیا ہے کہ وہ اپنی مسجدوں میں حبیب خدا رحمۃ للعالمین ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں

خود تقریریں کرتے ہیں بلکہ علماء کو بلا بلا کر تاجدار مدینہ ﷺ کے خلاف تقریریں کراتے ہیں بہت ساری جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کہیں عشق و محبت والوں نے مسجد بنائی تو جن کے دلوں میں بغض مصطفےٰ ہے جب تک وہ اس کے مقابلہ میں مسجد نہ بنالیں ان کو چین نہیں آتا یہی نفاق ہے جس کا ثبوت رب تعالیٰ کا قرآن مجید دے رہا ہے فی قلوبھم مرض ان کے دلوں میں بغض ہے۔ اگر دلوں میں بغض نہ ہو تو کیا وہی مسجد سب کیلئے کافی نہیں لیکن ان کو وہ نفاق وہ بغض چین نہیں لینے دیتا۔ اگر کہیں عشق و محبت والوں نے کہیں عظمت مصطفےٰ ﷺ کا جلسہ کرالیا تو جب تک اس کے خلاف جلسہ نہ کرالیں ان کو چین نہیں آتا۔ اور یہی بغض مصطفےٰ ﷺ اس زمانہ کے منافقوں سے بھی ایسے ہی گھناؤنے کام کراتا تھا۔

نیز قرآن مجید میں بھی ان منافقوں کا کردار واضح کیا گیا ہے:

چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ توبہ میں ہے: مدینہ منورہ میں بھی کچھ منافق لوگ تھے انہوں نے ایک عالم ابو عامر جو کہ ملک شام میں رہائش پذیر تھا اس کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا جو کہ نبی اکرم حبیب خدا ﷺ

کا مخالف تھا۔ اس نے مدینہ منورہ کے منافقوں کو جن کی تعداد بارہ تھی اوران کے نام تفسیر روح المعانی وغیرہ میں درج ہیں۔ اس ابو عامر نے خط لکھ کر مدینہ منورہ کے منافقوں کو تجویز دی کہ تم مدینہ کے اپنے محلّہ میں ایک مسجد بناؤ میں وہاں بطور امام آؤں گا اور اس مسجد میں علم کا پرچار کروں گا اور نبی کا مقابلہ کریں گے۔ ان منافقوں نے اپنے محلّہ میں مسجد بنائی جس میں وہ اکٹھے ہوکر نبی اکرم رحمۃ اللعالمین ﷺ کی عیب جوئی اور تمسخر واستہزا کیا کرتے تھے۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر مظہری)

پھر جب کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کیلئے تیاری کر رہے تھے یہ منافق لوگ بارگاہ نبی ﷺ میں حاضر ہوکر کہنے لگے یارسول اللہ آپ کی مسجد ہم سے دور ہے بوڑھے اور کمزور لوگ نماز کیلئے آنہیں سکتے نیز سردی بارش میں ہمارا آنا مشکل ہو جاتا ہے لہذا ہماری درخواست ہے کہ حضور اس مسجد میں تشریف لاکر افتتاح فرمائیں بس دو رکعت پڑھ دیں اور برکت کی دعا کردیں۔ یہ سن کر رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے فرمایا اب تو میں تبوک کی جنگ کیلئے تیار ہوں واپسی پر

دیکھیں گے۔ پھر جب کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ غزوہ تبوک سے بخیریت واپس تشریف لائے اور بستی ذی اوان میں قیام فرمایا تو منافق وہاں پہنچ گئے اور عرض کرنے لگے اب تو آپ ہماری مسجد کے قریب تشریف لے آئے ہیں لہذا ہماری مسجد میں چل کر دو رکعت نماز پڑھ دیں اور برکت کی دعا کردیں تو اللہ تعالیٰ نے وہیں پر وحی نازل فرمادی۔ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل۔

(قرآن مجید، سورۃ توبہ)

یعنی ان منافقوں نے مسجد خیر خواہی اور رضا الٰہی کیلئے نہیں بلکہ مسجد قبا اور مسجد نبوی کو نقصان پہنچانے کیلئے اور ایمان والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کیلئے بنائی ہے تاکہ مسجد قبا کے نمازی کم ہو جائیں۔ نیز کفر کا پرچار کرنے کیلئے اور اللہ رسول کے دشمن کو وہاں ٹھہرانے کیلئے بنائی ہے پھر جب نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ مسجد کیوں بنائی ہے تو وہ قسمیں کھانے لگ گئے کہ ہم نے اللہ

کی رضا کیلئے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے بنائی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا:

ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی (قرآن مجید)

اے حبیب اگر آپ ان سے پوچھیں کہ یہ مسجد کیوں بنائی ہے تو یہ قسمیں کھا کر کہیں گے ہم نے خیر خواہی کیلئے بنائی ہے اور جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا: واللہ یشھد انھم لکاذبون۔ (قرآن مجید)

یعنی اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں پھر فرمایا: لا تقم فیہ ابدا اے محبوب آپ اس مسجد میں کبھی بھی نہ جائیں۔ اگر آپ نے جانا ہے تو مسجد قبا میں جائیں جس کی بنیاد اول دن سے ہی تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے اس مسجد قبا میں ایسے (ایماندار) لوگ ہیں جو کہ طہارت و پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر امن اسس بنیانہ علی شفا

جرف هار فانهار به فی نار جهنم والله لا یهدی القوم الظالمین (سورۃ توبہ)

کیا وہ مسجد جس کی بنیاد ہی تقویٰ و پرہیزگاری پر ہو وہ بہتر ہے یا وہ مسجد جس کی بنیاد ایک گرنے والے کنارے پر رکھی گئی ہو اور وہ مسجد اپنے نمازیوں کو لے کر دوزخ میں جا گرے وہ بہتر ہے۔ ہاں ہاں اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت دیتا ہی نہیں۔

اس وحی کے نازل ہونے پر سید العالمین ﷺ نے حضرت وحشی صحابی کو بلایا اور فرمایا اپنے چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس مسجد ضرار کو جس کے نمازی ظالم ہیں گرا کر جلا دو وہ صحابہ کرام مثلاً حضرت مالک بن دخشم، حضرت معن بن عدی، حضرت عاصم بن عدی یہ حضرات حکم سنتے ہی جلدی سے نکلے راستہ میں حضرت سالم بن عوف سے ملاقات ہوئی تو حضرت سالم نے پوچھا کہاں جلدی جلدی جا رہے ہو ان حضرات نے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ کا حکم سنایا تو حضرت سالم نے فرمایا ذرا ٹھہرو وہ فوراً اپنے گھر گئے اور کھجور کی خشک ٹہنیوں کو آگ لگائی اور اس مسجد پہنچ گئے اس مسجد کو مغرب اور عشاء

کے درمیان گرا کر آگ لگا کر خاکستر کر دیا (راکھ کر دی)۔

زاں بعد نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اس جگہ مزبلہ (اروڑی) بنائی جائے جہاں کوڑا کرکٹ اور مردار نیز بدبودار چیزیں پھینکی جائیں۔ زاں بعد وہ مسجد والا پلاٹ رسول اکرم ﷺ نے ثابت بن اقرم صحابی کو مکان بنانے کیلئے دے دیا انہوں نے مکان بنا کر اس میں رہائش رکھ لی۔ حضرت ثابت اس مکان میں جب تک رہے ان کے ہاں اولاد پیدا ہی نہ ہوئی بلکہ اس گھر میں کبوتر بھی نہیں ٹھہرتے تھے اور نہ مرغیاں وہاں انڈے دیتی تھیں۔ اور اس جگہ سے دھواں نکلتا رہتا تھا

(تفسیر مظہری، روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

اس واقعہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

﴿۱﴾ جس مسجد میں اللہ تعالیٰ کے حبیب باعث ایجاد عالم ﷺ کی شان رفیع میں تنقیص وتوہین کی جائے اگرچہ اس مسجد کا نام مسجد ہی ہو ایسی مسجد اپنے نمازیوں کو لے کر دوزخ میں گرے گی۔

﴿۲﴾ جس مسجد میں ایسا امام وخطیب ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے خلاف باتیں کرے اگر مگر کے چکر چلا کر تنقیص

کرے ایسی مسجد بھی دوزخ کے کنارے پر ہے وہ اپنے نمازیوں کو
لے کر دوزخ میں جا گریگی۔ پھر وہ نمازی قیامت کے دن کہیں کہ
یا اللہ ہمیں تو علم نہیں تھا اس امام یا خطیب نے ہمیں ورغلایا تھا یہ عذر
وہاں نہ سنا جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:
یقدم قومہ یوم القیامۃ فاوردھم النار فرعون اپنے
ماننے والوں کے آگے آگے چلے گا اور ان کو لے کر دوزخ پہنچ جائے
گا۔ وہاں یہ عذر نہ سنا جائے گا کہ یا اللہ ہمیں تو فرعون نے گمراہ کیا تھا۔
یوں ہی بدعقیدہ علماء کے مقتدیوں کا یہ عذر نہ سنا جائے گا کہ یا اللہ ہمیں
تو اس مولوی نے گمراہ کیا تھا۔

﴿۳﴾ ایسی مسجد اگر چہ وہ مسجد ہی کہلاتی ہو اس میں جانا وہاں نماز
پڑھنا منع ہے جیسے فرمان الٰہی ہے: لا تقم فیہ ابدا ۔

﴿۴﴾ ایسی مسجد جس میں نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کی
جاتی ہو اسلامی حکومت کے ذمہ لازم ہے کہ ایسی مسجد کو گرا دیا جائے۔
جیسے کہ تفسیر نعیمی میں ہے: گمراہوں بے دینوں کی مسجد خصوصاً وہ
مسجدیں جو وہ اپنی بدمذہبی پھیلانے کیلئے بنائیں اس میں نماز

پڑھنا جائز نہیں وہ سب مسجدیں ضرار ہیں۔ (صفحہ ۱۱۰۷)

(تنبیہ)

ایسے کام اور حدود قائم کرنا یعنی قانون نافذ کرنا یہ حکومت کا کام ہے پبلک کا کام نہیں ورنہ خانہ جنگی شروع ہو جائے گی لیکن موجودہ دور کے حکام کو ناموس و عظمت مصطفےٰ ﷺ سے اپنی کرسی پیاری ہوتی ہے وہ ایسے کام نہیں کرتے تاکہ ہماری کرسی کمزور نہ ہو جائے۔ جیسے کہ موجودہ دور کے حکمرانوں میں سے ایسے حکمران بھی ہوئے جن کے دادا پردادا ناموس و عزت مصطفےٰ ﷺ پر قربان ہونے والے تھے لیکن جب ان کو حکمرانی ملی تو کرسی کی خاطر ناموس رسول ﷺ کی پرواہ نہ کی مگر کرسی پھر بھی نہ رہی کیونکہ کرسی تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے جب چاہے لے لے اور جب چاہے عطا کردے۔ ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون۔ (قرآن مجید)

اے حکمرانو ہم نے تمہیں دنیا میں حکمرانی اس لئے دی ہے تاکہ ہم دیکھیں تم حکمران بن کر کیا کرتے ہو؟ اور پھر قیامت کے دن

پورا پورا حساب دینا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو سمجھ عطا کرے۔ لیکن یہ سمجھ آئے کیسے جبکہ علامہ اقبال فرما گئے ہیں:

اقبال سے گا کون ان کو   یہ تو انجمن ہی بدل گئی ہے

انگریز کی یونیورسٹیوں سے پڑھے ہوئے یہ کیا جانیں کہ

ناموس مصطفےٰ ﷺ کیا چیز ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل

﴿۵﴾ ایسی مسجد میں جانا چاہئے جس کا امام خطیب صحیح العقیدہ ہو جس کا ظاہر جس کا باطن پاک ہو اور اس کا دل عشق مصطفےٰ ﷺ سے جگمگاتا ہو۔

﴿۶﴾ آج کل اکثر جگہ خصوصاً دیہاتوں میں ایسے مولوی پہنچ کر امام وخطیب بنے ہوتے ہیں جو قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں ہم سنی حنفی ہیں حالانکہ وہ عظمت و ناموس مصطفےٰ ﷺ کو مٹانے کے در پے رہتے ہیں ایسے مولویوں کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ وہ جھوٹے ہیں۔ واللہ یشھد انھم لکاذبون ۔ (قرآن مجید)

﴿۷﴾ نبی اکرم حبیب معظم ﷺ کی شان رفیع میں توہین و تنقیص کرنا استہزاء و تمسخر کرنا یہ کفر ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ضرارا و کفرا (قرآن مجید)

(امتنان)

خوش قسمت اور خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کے گھروں کے قریب ایسی مسجد یں ہیں جہاں اللہ تعالے کے حبیب ﷺ کے ناموس وعظمت کا پرچار ہوتا ہے حضرت ملا جامی قدس سرہ نے فرمایا:

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہ کہ دروے بود قیل وقال محمد ﷺ

یعنی وہ مسجد وہ مدرسہ وہ خانقاہ کتنے خوش نصیب ہیں جہاں دن رات حبیب خدا ﷺ کا ذکر خیر ہوتا ہے۔

کیونکہ اگر گھر کے قریب ایسی مسجد ہوتی ہے جس میں اگر مگر کے چکر چلا کر عظمت وعزت حبیب میں کمی کرنے کی کوشش کی جاتی ہو تو وہاں کے نمازیوں پر آہستہ آہستہ وہی رنگ چڑھنا شروع ہو جاتا ہے آخر کار وہ بے ایمان اور بے ادب ہو جاتے ہیں۔

لیکن کچھ حضرات منافقوں کے اس غلط پروپیگنڈا کہ سب ایک ہی ہیں سب قرآن وحدیث ہی پڑھتے ہیں وہ حضرات بھی اس پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر برملا کہہ دیتے ہیں کہ جی سب ایک ہی ہیں

سب قرآن وحدیث ہی پڑھتے ہیں۔ تو کیا منافق لوگ جن کا واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہوا وہ قرآن وحدیث نہیں پڑھتے تھے۔

اے میرے عزیز ہوش کر اپنی قبر کو گندہ نہ کر۔ اللہ تعالیٰ مسلمان بھائیوں کو نظر بصیرت عطا کرے تاکہ وہ اپنے بیگانے میں تمیز کر سکیں۔ (آمین)

آمدم برسر مطلب

مسلمان بھائیو خدارا انصاف سے دیکھو کہ وہ سچے عاشق مصطفےٰ ﷺ جن کا لقب محدث اعظم پاکستان ہے اس میں تنہا ہیں یا کہ ان کی پشت پر کوئی اور بھی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین ان کی پشت پر کتنے اولیاء کرام کتنے آئمہ کرام بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا سچا رسول ﷺ بھی انہیں کی تائید فرما رہے ہیں مگر آجکل کاروبار کی خاطر اور ووٹ حاصل کرنے کی خاطر یہی رٹ لگا رہے ہیں جی سب ٹھیک ہیں سب قرآن وحدیث ہی پڑھتے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی صراط مستقیم پر چلائے جو کہ مدینہ منورہ پہنچاتی ہے۔ آمین۔

مقام سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی مولوی نہ تھے بلکہ وہ شیخ الانس والجن تھے۔ جیسے کہ میرے اپنے ساتھ واقعہ پیش آیا۔

(واقعہ نمبر۱)

فیصل آباد میں آپ کا ایک مرید جو کہ گیان مل کا رہائشی تھا وہ حاضر ہوا اور عرض کیا حضور ہمارے گھر کے صحن میں پتھر اور اینٹیں برستی ہیں جس سے ہم سب گھر والے بڑے خوفزدہ ہیں نظر کرم فرمائیں۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے (ابوسعید غفرلہ) اور مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور فرمایا میری یہ چھڑی لے جاؤ اور اس عزیز کے گھر جا کر صحن میں چھڑی زمین پر مارو اور کہو اے جنوں بھوتو تم جانتے ہو کہ یہ کس کی چھڑی ہے یہ سردار احمد کی چھڑی ہے وہ فرماتے ہیں یہاں سے چلے جاؤ آئندہ نہیں آنا۔

ہم دونوں وہ چھڑی لے کر اس عزیز کے گھر پہنچ گئے اور چھڑی کو صحن میں کھڑکا کر کہا اے جنوں بھوتو سن لو یہ چھڑی حضرت مولانا سردار احمد کی ہے وہ فرماتے ہیں آئندہ نہیں آنا۔ ہم یہ پیغام دے کر آ گئے دو تین دن کے بعد وہ عزیز آئے ہم نے پوچھا کیا حال ہے اس نے بتایا بالکل خیریت ہو گئی ہے۔ اب کسی قسم کا خوف یا ڈر نہیں رہا نہ ہی اب پتھر وغیرہ برستے ہیں والحمدللہ رب العالمین۔

(واقعہ نمبر۲)

میں (ابوسعید غفرلہ) اور میرے بچوں کے ماموں حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ جن کا لقب تھا عاشق مدینہ ہم دونوں شرقپور شریف جامعہ میاں صاحب میں پڑھتے رہے ہیں میں چونکہ حدیث شریف پڑھنے کیلئے ایک سال پہلے اوکاڑہ آ گیا تھا وہ بعد میں آئے انہوں نے واقعہ سنایا کہ شرقپور شریف سے مشرق کی طرف ایک گاؤں بنام جھنگی ہے وہاں کسی کی بچی کو آسیب (سایہ) کی تکلیف ہو گئی وہ گھر والے ایک عامل جن کا نام سید مزمل شاہ صاحب تھا ان کو بلا لائے شاہ صاحب نے جنوں کو حاضر کیا اور پوچھا تم کون ہو؟ جن بولے ہم مسلمان ہیں شاہ صاحب نے پوچھا کون سے مسلمان؟ جنوں نے جواب دیا ہم سنی مسلمان ہیں شاہ صاحب نے پوچھا تمہارے سنی ہونے کی کیا علامت ہے؟ جنوں نے جواباً کہا ہمارے سنی ہونے کی یہ علامت ہے کہ ہم جمعہ کی نماز اوکاڑہ گول باغ میں حضرت مولانا سردار احمد کی اقتداء میں ادا کرتے ہیں۔

الحمد للہ معلوم ہوا کہ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ معمولی ہستی نہ تھے بلکہ وہ شیخ الجن والانس تھے اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

محتاج دعا: ابوسعید محمد امین غفرلہ و لوالدیہ وللاولاد وللاحباب

محمدپورہ فیصل آباد ۱۵ ربیع الاخر الفاخر ۱۴۲۹ھ (22-4-08)